جلد ۳۵ | ۵ ماہ احسان ۱۳۲۶ ہش | ۱۴ رجب ۱۳۶۶ھ | ۵ جون ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۳۳


قادیان ۴ ماہ احسان - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ



## ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات حسرت آیات کی جانکاہ خبر تمام احباب نہائت رنج و غم کے ساتھ سنیں گے۔ علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں مرحوم کا جو مرتبہ تھا۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ آپ السابقون الاولون میں سے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبرک زمانے کی یادگار۔ آپ کو دیکھ کر صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقدس اور فدائیت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا تھا۔ اگر ہم سے کوئی پوچھے کہ کیا کبھی فرشتوں کو دیکھا ہے تو ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طفیل ہم نے کئی انسانی فرشتے دیکھے ہیں۔ جن میں سے ایک حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ کو دیکھتے ہی ایک روحانی اہتزاز دل میں پیدا ہوتا تھا۔ آپ علم و انکسار اور فدائیت کا ایک متحرک مجسمہ تھے۔

آپ عاشق احمد علیہ السلام عاشق خلفائے احمد علیہ السلام اور عاشق سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے۔ الغرض آپ ہمہ تن عشق تھے۔

آپ مدت تک مفتی سلسلہ اور سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔ مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ معلم۔ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل کے عہدوں پر فائز رہے۔ تمام شریعتی امور میں آپ کا فتوےٰ لیا جاتا۔ آپ علوم دینیہ میں بے نظیر قابلیت کے مالک تھے۔ اور عالم باعمل ہونے کی وجہ سے اپنی نظیر آپ ہی تھے۔ آپ کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ آپ تقریباً سلسلہ کے تمام علماء اور مبلغین کے استاد رہے ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو [illegible] تلمذ کا شرف بھی آپ کو حاصل تھا۔ اور آپ کا یہ شغل درس و تدریس آخر دم تک جاری رہا۔

سیدنا امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی غیر حاضری میں مدت تک آپ کے سوا مسجد مبارک میں کوئی امام الصلوٰۃ نہیں ہوا۔ اور جب تک آپ نقاہت اور کمزوری کی وجہ سے بالکل معذور نہیں ہو گئے۔ آپ پوری مستعدی کے ساتھ اس فرض کو مبالغہ کی حد تک نبھاتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ آپ کو آخر آرام کے لئے مجبوراً سبکدوش کرانا پڑا۔

آپ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی قربت کے اتنے والہ و شیفتہ تھے۔ کہ آپ نے حتی الوسع اس کے حصول کا کوئی موقعہ کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ یہاں تک کہ آخری دنوں میں بھی گو آپ تقریبات میں بوجہ نقاہت و کمزوری حصہ لینے کے قابل نہ تھے۔ مگر اپنی جان پر تکلیف برداشت کر کے بھی محض اس لئے حصہ لیتے کہ آپ کو اپنے حبیب کی قربت کے چند لمحے میسر ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی گوناگوں معروفیتیں مانع نہ ہوتیں۔ تو آپ اپنی طرف سے ایک دم کے لئے بھی حضور سے جدائی گوارا نہ کرتے۔ ہم آپ کی پاک حیات سے کئی اعلےٰ سبق سیکھ سکتے ہیں۔ جن میں سے کمال فدائیت اور انتہائی عشق نمایاں ترین ہیں۔ آپ کی ہمت اور اولوالعزمی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آپ نے باوجود انتہائی کمزوری کے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کوئی مجلس نہیں چھوڑی۔ اور وفات سے ایک دن پہلے بھی وہاں موجود تھے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ضعیفی کے باوجود یہ ہمت اور اولوالعزمی اس عشق کی وجہ سے تھی۔ جو آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ تھا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے پاک بندوں کے ساتھ جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے [illegible] ہم سب کو مرحوم

## وائسرائے کا اعلان

وائسرائے کے جس اعلان کا انتظار تھا وہ ہو چکا ہے۔ اس اعلان میں کوئی بھی ایسی بات نہیں۔ جس پر اخبارات میں پہلے چند دن سے قیاس آرائیاں نہ ہو رہی ہوں۔ سوائے اس کے کہ اب اس کی حیثیت سرکاری ہو گئی ہے۔ اور یہ کہ ملک کی سب سے بڑی دو جماعتوں کے نمائندوں مسٹر جناح اور پنڈت نہرو اور ملک کی اقل اقلیت سکھوں کے نمائندہ سردار بلدیو سنگھ نے طوعاً و کرہاً اس کی منظوری کا اظہار بھی کر دیا ہے۔

اعلان کی تفاصیل پر رائے زنی کرنا قبل از وقت ہے۔ ابھی یہ دیکھنا ہے کہ ملک کی مختلف جماعتیں اس کا استقبال کس طرح کرتی ہیں۔ اور ان کے نمائندوں پر اس کا کیا رد عمل ہوتا ہے۔ اخبارات میں اگرچہ کسی نہ کسی رنگ میں اس پر خامہ فرسائی ہو چکی ہے۔ لیکن وہ باتیں اس وقت کی ہیں جب ابھی یہ محض قیاس آرائی کے [illegible] تھا۔ اب جبکہ اس کی حیثیت ذمہ وارانہ ہو چکی ہے۔ اور ایک ٹھوس صورت میں منظر پر آ گیا ہے۔ تو لازماً اب زیادہ سنجیدگی اور زیادہ غور و خوض کی ضرورت محسوس ہو گی

اس اعلان کے متعلق سب سے نمایاں

ایڈیٹر - روشن دین تنویر

ہیں یہ ہے کہ ایسے حالات میں کیا گیا ہے ... وہ ... فیصلہ ... ضرورت تھی ... اگر نقائص ہیں اور ضرور نقائص ہیں جیسا کہ مختلف نمائندوں کی تقاریر کے یاس انگیز لہجہ سے بھی عیاں ہوتا ہے۔ تو اس کی وجہ یہی ہے کہ برطانیہ کی دانست میں ملکی حالات اس کے متقاضی تھے۔ کہ جلد از جلد کوئی فیصلہ کن تجویز ہندوستانی لیڈروں کے سامنے رکھ دی جائے۔ تاکہ دنیا یہ نہ کہے کہ برطانیہ دیدہ دانستہ اپنے مفاد کی خاطر اس معاملہ کو طول دے رہا ہے۔ برطانیہ کی جو نیت ہے سو ہے لیکن بفرض محال اگر اس کی نیت بری ہے تو پھر بھی یہ بات اس میں کسی طرح مانع نہیں ہو سکتی۔ تاوقتیکہ برطانیہ کو اس امر کا یقین نہ ہو جائے۔ کہ اب ہندوستانی لیڈر عقل سے کام لینے لگ پڑے ہیں۔

ہماری سیاست کا سب سے دردناک پہلو یہی ہے۔ کہ اس میں دقیق ترین اور نہ سلجھنے والے گنجلک ہمارے ہی راہنماؤں کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ جس میں سب سے بڑا حصہ ان لیڈروں کا ہے۔ جو قولاً تو ہر ہندوستانی کے لئے آزادی کے دعویدار ہیں۔ مگر عملاً صرف ایک ہی فرقہ پرست گروپ کے ہاتھ میں عنان حکومت دیکھنے کے خواہشمند ہیں۔

دوسری خصوصیت اس اعلان کی یہ ہے کہ مسلمانوں کے جذبات اور ان کے دعاوی کی حقیقت کو بالکل نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ اور پنجاب اور بنگال کی تقسیم کے لئے کانگرس نے اس غلط نظریہ کو کہ یہ ہندوستان اور پاکستان کی تقسیم کے اصول کے مطابق ہے صحیح ... اور ... کہا کہ کچھ غیر ... کو اس اصول کے مطابق پاکستان میں نہیں رکھا جا سکتا تھا اس بات کا ثبوت ہے کہ یا تو بوجہ عجلت اور یا عمداً اس مسئلہ پر کماحقہ غور نہیں کیا گیا۔ کیا ہم وائسرائے سے پوچھ سکتے ہیں کہ ان کروڑوں مسلمانوں کے لئے اس اصول کے مطابق کیا کیا گیا ہے۔ جن کو ہندو صوبوں میں ہندوؤں کے رحم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

بات یہ ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم کا مطالبہ قطعاً اس اصول پر نہیں تھا کہ غیر مسلموں کی اتفاقیہ اکثریت کے چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑے کو بھی پاکستان سے علیحدہ کر دیا جائے گا کیونکہ اگر اس اصول کو تسلیم کر لیا جائے تو لازمی ہے کہ ہندوستان کے بھی ہر صوبے میں ایسی ہی پاکستانی منطقے مقرر کئے جائیں۔ خواہ وہ کتنے ہی چھوٹے چھوٹے کیوں نہ ہوں۔

ہم اس اصول کو تسلیم نہ کرتے ہوئے بہرحال انصافاً اس بات کے متمنی ہیں۔ اور مسلمانوں کو اس بات کے منوانے پر پورا زور لگانا چاہیئے کہ کم ازکم پنجاب کی صورت میں وہ تمام چھوٹے چھوٹے علاقے جہاں خواہ مسلمانوں کی کتنی ہی کم اکثریت کیوں نہ ہو غیر مسلم پنجاب میں شامل نہ کئے جائیں۔ خاصکر وہ تحصیلیں جو متصل ہیں اور جو آسانی سے مسلم حصہ میں شامل ہو سکتی ہیں۔

## وقف جائداد کے وعدوں کی میعاد ۳۰ جون تک بڑھا دی گئی ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے حفاظت مرکز کے چندوں (وقف جائداد وقف آمد) کے وعدے کرنے اور فہرستیں ارسال کرنے کی میعاد ۳۰ جون ۱۹۴۷ء تک بڑھا دی ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک مکمل فہرستیں نہیں بھیجیں۔ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں۔ اور جلد سے جلد فہرستیں ارسال کرنے کی کوشش کریں۔

# سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

## تقسیم پنجاب سکھوں کیلئے سراسر نقصان دہ ہے

(مرتبہ چودھری منیر احمد صاحب ویلس)

قادیان ۲ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ اور ان کے حالات دریافت فرمائے۔ ملاقات کرنے والوں میں اسلامیہ کالج لاہور کے پروفیسر مکرم عبدالرشید صاحب بھی تھے۔ جنہوں نے حضور سے کچھ استفسار کرنے کی اجازت چاہی۔ جسے حضور نے نہایت خوشی سے قبول فرمایا۔ اور سوالات کے جواب دینے کے بعد مختصری تقریر فرمائی۔ اس کارروائی کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے:-

پہلا سوال انہوں نے یہ کیا کہ ابھی میں نے آپ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ اس کا وقت بہت تنگ ہو گیا تھا۔

حضور نے فرمایا۔ وقت ٹھیک تھا۔ کیونکہ مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے تک پڑھی جا سکتی ہے۔ اور غروب آفتاب کے بعد شفق ایک گھنٹہ ۱۵ منٹ تک قائم رہتی ہے۔ دراصل مغرب اور صبح دونوں نمازیں ایک اصول پر ہیں۔ آپ تعلیم یافتہ آدمی ہیں۔ آپ اس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ شفق کا وقت شام کو غروب آفتاب کے بعد ۱-۱۵ گھنٹے منٹ تک ہوتا ہے۔ اور صبح کو طلوع آفتاب سے قبل ۱-۲۵ گھنٹے منٹ تک شفق کا وقت ہوتا ہے۔ اور یہی نمازوں کے اوقات ہیں۔

سوال:- جب نماز ہو رہی تھی۔ تو میں نے دیکھا کہ دو آدمی پہرہ پر کھڑے ہیں۔ اور انہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ اسکی کیا ضرورت تھی؟

جواب۔ پروفیسر صاحب موصوف کے اس سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا۔ کہ خطرہ کے وقت ایسا ضروری ہوتا ہے۔ قرآن شریف نے تو فرمایا ہے۔ کہ خطرہ کے وقت آدھے آدمی پہرہ پر کھڑے رہیں۔ اور آدھے نماز پڑھیں۔ آپ نے تو صرف ۲ آدمیوں کو پہرہ دیتے دیکھا ہے۔

سوال۔ اس وقت تو کوئی خطرہ نہ تھا۔

جواب۔ فرمایا۔ خطرہ تو پہرہ لگانے والا سمجھ سکتا ہے۔ جب اسے علم ہو۔ کہ دشمن حملہ سے گریز نہ کرے گا۔ تو اس وقت پہرہ لگانے سے ہی وہ بری الذمہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ منافقت سے ایسا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے حضور جوابدہ ہوگا۔ خطرہ کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ اس وقت بھی کئی غیر احمدیوں نے میرے ساتھ ملاقات کی ہے۔ احمدی اور غیر احمدی کی شکل میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اور اگر کوئی بد ارادہ سے آکر نماز میں شامل ہو جائے۔ تو کیا پتہ لگ سکتا ہے۔

نیز ہمارے سامنے مثال موجود ہے۔ کہ پہرہ میں احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے تین خلفاء حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ یکے بعد دیگرے شہید ہو گئے۔ اگر مسلمان ایک ہی واقعہ سے سبق حاصل کرتے۔ تو نوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔ مگر کیا تین دفعہ ٹھوکر کھانے کے بعد بھی اسکی اہمیت کو نہ سمجھنا چاہیئے؟

سوال۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت میں پہرہ نہ ہوتا تھا۔

جواب۔ اس وقت ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ مسلمانوں کی تعداد بہت محدود تھی۔ اور فوراً کفار و منافقین کا علم ہو جاتا تھا۔ لیکن زمانہ خلافت میں یہ صورت نہ رہی۔ اس وقت سارا علاقہ ہی مسلمان کہلاتا تھا۔ اور ان میں سے منافقین کا پتہ نہ لگ سکتا تھا۔ چنانچہ اسی وجہ سے یکے بعد دیگرے تین ناخوشگوار واقعات رونما ہوئے۔

تاریخ بتاتی ہے۔ کہ مسلمانوں نے جب مصر فتح کیا۔ اور وہ پہرہ کی طرف سے غافل ہو گئے۔ تو ایک دن نصف کے قریب مسلمان نماز کی حالت میں ہی مارے گئے۔ وہ سجدہ میں گئے ہوئے تھے۔ تو دشمن تلوار لے کر ٹوٹ پڑا۔ اور بہت سے مسلمان اس نے سجدہ کی حالت میں ہی شہید کر دیئے۔

حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا تو آپ نے اسلامی کمانڈر پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ کہ اس نے پہرہ کا کیوں انتظام نہیں کیا تھا۔ پس ایسے حالات میں احتیاط اور ہوشیاری بہت لازمی ہوتی ہے

گفتگو کے ختم ہونے کے بعد حضور نے فرمایا کہ آج میں اس امر کے متعلق جو اس وقت ہندوستان میں مابہ النزاع ہے اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔

وائسرائے کے ساتھ ہندوستانی لیڈروں کی جو ملاقات ہوئی ہے۔ اس کے متعلق میں نے یہ انتظام کیا تھا۔ کہ مجھے اسکی مختصر روئیداد جلد از جلد پہنچ جائے۔ چنانچہ آج ۴ بجے کے قریب فون پر مجھے اس کا علم ہوا۔ گو پوری تفصیلات معلوم نہیں ہوئیں۔ بہر حال جو کچھ معلوم ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وائسرائے نے یہ پیشکش کی ہے۔ کہ یا تو ۱۶ رمئی کے اعلان کو قبول کر لیا جائے۔ یا پھر تقسیم کو تسلیم کر لیا جائے۔ جس کی رو سے پنجاب کی بھی تقسیم کرنی پڑے گی۔ سترہ اضلاع مسلمانوں کے حصہ میں اور بارہ ہندوؤں سکھوں کے پاس چلے جائیں گے۔ دو کمشنریاں ملتان اور راولپنڈی خالصۃً مسلمانوں کے پاس ہونگی۔ اور لاہور کمشنری میں سے امرتسر سکھوں کے مطالبہ کے مطابق انہیں دے دیا جائیگا۔ حضور نے اس تقسیم پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ امرتسر کی صرف دو تحصیلوں تحصیل امرتسر اور ترنتارن میں سکھوں کی اکثریت ہے۔ اگر کثرت کے یا اسکی بناء پر تقسیم کے اصول کو صحیح مان لیا جائے۔ تو وہ اضلاع جو ہندو سکھ علاقہ میں ہیں۔ یعنی جالندھر ہوشیارپور اور فیروزپور۔ ان کی دو دو تحصیلوں میں بھی مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور ضروری ہے کہ یہ علاقے بھی مسلم حکومت میں شامل کئے جائیں۔ اگر سکھ یہ تسلیم نہ کریں۔ تو انہیں امرتسر سے محروم رہنا پڑے گا۔ اور اگر وہ امرتسر سے محروم نہ رہنا چاہیں تو چھ تحصیلوں یعنی دو اضلاع کے قریب علاقہ سے انہیں دست بردار ہونا پڑیگا۔

حضور نے فرمایا۔ اس وقت ہندوستانیوں کے دلوں میں اسی قدر بغض اور کینہ بڑھ چکا ہے۔ کہ ملک کی تقسیم ناگزیر معلوم ہوتی ہے۔ گو میں ذاتی طور پر تقسیم کے خلاف ہوں۔ لیکن موجودہ حالات میں میں سمجھتا ہوں۔ کہ تقسیم ہو جانی چاہیئے۔

تقسیم ہند کا مطالبہ جو مسلمانوں کی طرف سے کیا گیا ہے۔ وہ کثرت آبادی کی بناء پر نہیں بلکہ وہ ہندو اثر و نفوذ سے چھٹکارا حاصل کر کے ترقی کے نئے راستے



# مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ

## حضرت علامہ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کا انتقال

قادیان ۴ ر ماہ احسان۔ جیسا کہ احباب کو علم ہو چکا ہے۔ کہ عالم بے بدل فاضل اجل حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کل سات بجے شام انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج صبح ہی سے حضرت مولوی صاحب کے مکان پر بزرگان سلسلہ و احباب جمع ہونے شروع ہو گئے۔ آٹھ بجے آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ اور باغ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں پر تمام تعلیمی اداروں کے طلباء اور احباب اور خواتین بہت بڑی تعداد میں جمع تھے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہزارہا مومنین کے ہمراہ نماز جنازہ ادا فرمائی۔ اور نعش کو کندھا دیا۔ قبر کی تیاری تک حضور وہیں تشریف فرما رہے۔ حضور نے اپنے دست مبارک سے قبر پر مٹی ڈالی اور دعا فرمائی اور پھر واپس تشریف لائے۔ حضرت مولوی صاحبؓ کو صحابہؓ کے قطعہ خاص میں مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بالکل قریب دفن کیا گیا ہے۔

### ابتدائی حالات زندگی

حضرت مولوی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام سید محمد حسن صاحب تھا۔ آپ کے پڑدادا سید زین العابدین صاحب تھے۔ جو ضلع ہزارہ میں مدفون ہیں۔ سید زین العابدین صاحب کے بھائی شاہ محمد غوث صاحب ایک مشہور بزرگ تھے۔ ان کا مزار لاہور میں دہلی گیٹ کے باہر ہے۔

حضرت مولوی صاحب تیرہ سال کی عمر میں ہی تحصیل علم کی خاطر اپنے وطن ہزارہ سے عازم سفر ہو گئے۔ صرف و نحو کا علم آپ نے یکے بعد دیگرے تین اساتذہ سے حاصل کیا۔ ان تینوں کا نام عبدالکریم تھا۔ علوم منطق و فلسفہ مولوی غلام احمد صاحب اول مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور سے پڑھا۔ مفتی سلیم اللہ صاحب لاہوری سے طب پڑھی۔ اس کے بعد آپ دیوبند تشریف لے گئے۔ اور وہاں علوم حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ کچھ عرصہ سہارنپور میں مدرسہ مظاہر العلوم میں مدرس رہے۔ پھر آپ پشاور مشن کالج میں عربی کے پروفیسر متعین ہوئے۔ آپ پشاور میں ہی تھے جب کہ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر ملازمت ترک کر دی اور قادیان رہائش اختیار کر لی۔ قادیان میں حضور علیہ السلام کی مقدس صحبت میں رہ کر حقیقی علم سے یہاں تک استفادہ کیا۔ کہ آپ مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جلیل القدر عہدہ پر فائز ہو گئے۔ آپ نے قریباً اسی برس عمر پائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات کو بلند کرے۔ اور اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے بغیر دلوں کی کدورت رفع نہیں ہو سکتی۔ جب بغض اور کینہ رفع ہو جائیگا تو ملک کی محبت پھر انہیں اکٹھا ہونے پر مجبور کر دیگی۔

میدان تلاش کرنے کے لئے ہے۔ لیکن اگر انگریز مسلمانوں کے اس مطالبہ کو درست تسلیم نہ کرے۔ بلکہ کثرت آبادی کے نظریہ ہی کو ملحوظ رکھے۔ تو وہ لازماً کہے گا۔ کہ جب مسلمان کثرت آبادی کی وجہ سے الگ حکومت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو ہندو اور سکھ کیوں ایسا مطالبہ نہ کریں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر ہندو اور سکھوں کی کوششوں کے نتیجہ میں پنجاب تقسیم ہو جائے۔ تو اس کا سب سے زیادہ نقصان سکھوں کو پہنچے گا۔ ... سکھوں کے چھ ضلعوں میں سے جہاں انکی کثرت ہے۔ گورداسپور تو مسلم اکثریت کی وجہ سے نکل جائے ... باقی پانچ ضلعوں میں سے ... ہوشیارپور اور فیروزپور ... دو ضلعوں کے نکل جانے سے ... تقریباً دو ضلع اور نکل جاتے ہیں۔ ... باقی صرف تین ضلعے سکھوں کے پاس رہ جاتے ہیں۔ اور یہ اتنی کمزور پوزیشن ہے۔ کہ اگر آج سکھوں کو اس کا احساس ہو جائے۔ تو فوراً ... کو ترک کر دیں۔ ان کا فائدہ صرف مسلمانوں کے ساتھ رہنے میں ہی ہے۔

آپ لوگوں کو یہ صورت حالات سکھوں کو سمجھانی چاہیئے۔ کہ ... اس میں تمہارا نقصان ہے۔ اس سے وہ چڑ جائیں گے۔ اور کہیں گے۔ مسلمان کہاں سے ہمارے استنے خیرخواہ آگئے۔ اس میں ضرور کوئی راز ہے۔ مگر ساری سکیم ان کے سامنے رکھ کر خود انہی سے دریافت کیا جائے۔ کہ اس میں ان کا کیا فائدہ ہے۔ اس طرح جرح میں ... انہیں اپنی کمزوری کا احساس ہو جائیگا۔ میں نے کئی سکھ لیڈروں کو سمجھایا ہے۔ اور انہوں نے میری بات کو درست تسلیم کیا ہے۔ مگر یہ مجبوری ظاہر کی ہے۔ کہ بات تو ٹھیک ہے۔ مگر پنتھ کو کون سمجھائے۔ پس جہاں تک ہو سکے۔ آپ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ سکھوں کو سمجھائیں۔ یہ تو مجھے یقین ہے۔ کہ سکھ ضرور پشیمان ہو کر واپس آئیں گے۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ وہ اس وقت سمجھ جائیں۔

اذان کے بعد حضور نے گاندھی جی کے متعلق اپنے ایک پرانے رویاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس رویاء سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گاندھی جی اب کوئی نیا قدم اٹھائیں گے۔

### احباب کرام ہماری مدد کریں

(۱) خط و کتابت و ترسیل زر کرتے ہوئے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ اس سے آپکے ارشاد کی تعمیل بلا تعویق ہو گی۔ (۲) سکرٹریان مال چندہ اخبار الفضل کی جو رقوم حسابات کے ذریعہ ارسال فرماویں مع ان کی تفصیل کوپن پر تحریر کرتے ہوئے خریداروں کے اسمائے گرامی مع پتہ و خریداری نمبر احتیاط سے تحریر کریں۔ تا حساب کے اندراج میں غلطی نہ ہو۔ (مینیجر)

## غربا کی امداد کیلئے غلہ فنڈ کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ۳۱ مئی تک وعدے پورے کرنیوالے مجاہدین کی فہرست دعا کے لئے پیش کی جا چکی ہے۔ فہرست کے شائع کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ انتظام ہونے پر احباب کے نام شائع کر دئے جائیں گے انشاء اللہ تعالےٰ۔ بعض احباب نے تار کے ذریعہ بعض نے منی آرڈر بیمہ کے خط کے ذریعہ اطلاع دی۔ کہ رقم بھیجدی ہے نام پیش کیا جائے ان سب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ایسے احباب کے نام بھی پیش کر دئے گئے ہیں ابھی نصف کے لگ بھگ دوست ایسے ہیں۔ جن کے وعدوں کی رقم واجب الادا ہے۔ ایسے دوست جنہوں نے جولائی و اگست ستمبر وغیرہ میں دینے کا ارادہ کیا ہے یا لکھا تھا وہ یہ کوشش کریں کہ اس ماہ میں ہی ادا کر لیں۔ کیونکہ اس طرح وہ وقت سے قبل ادا کرنے کا ثواب لینے والے ہونگے نیز غلہ فنڈ غربا کیلئے جماعتوں کے عہدہ داروں کو فوری توجہ کی ضرورت ہے فارم پر کر کے حضرت کے حضور براہ براست ارسال فرمادیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ (وکیل المال)

## خطبہ جمعہ میں ایک فروگذاشت

کتابت کی غلطی کی وجہ سے الفضل مورخہ ۲۴ رجون کے صفحہ ۴ کے آخر میں یہ فقرے رہ گئے ہیں۔

"وہ کا بھی موجب بنتا ہے۔ جماعت کے وہ تمام زمیندار جو اس موقع پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگیاں پیش کرینگے۔ وہ ثواب میں اسی طرح شریک ہونگے جس طرح ایم اے یا بی اے پاس زندگیاں وقف کر کے ثواب حاصل کر رہے ہیں"۔

## بیعت کے وعدے جلد سے جلد بھجوائے جائیں

۳۱ مئی تک جماعت ہائے احمدیہ اندرون ہند میں سے صرف ۱۷ جماعتوں کے بیعت کے وعدے وصول ہوئے ہیں بقیہ جماعتیں توجہ فرمائیں اور فوری طور پر بیعت کے وعدوں کی لسٹیں مکمل کر کے بھجوا دیں۔
(انچارج دفتر بیعت قادیان)





## اینگلو ایرانین آئل کمپنی (A. I. O. C)

حجاز میں بہت سی کلریکل آسامیاں خالی ہیں ابتدائی تنخواہ مبلغ 20/ روپیہ ماہوار سے اوپر ہوگی۔ رہائش اور خوراک بھی مفت۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔ اور نظارت کو پریذیڈنٹ یا امیر جماعت احمدیہ کی تصدیق سے اطلاع کر دیں کہ درخواست بھجوا دی گئی ہے۔

Officer in charge Recruiting
Anglo Iranian oil Company
Bellarad Estate,
BOMBAY

اگر مزید تفصیلات معلوم کرنی ہوں تو مذکورہ دفتر سے ہی معلوم کر سکتے ہیں۔ (ناظر امور عامہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی۔ (منیجر)

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

# گودھری ــــــ یا ــــــ اکسیر اٹھرا

## طبیہ عجائب گھر کا خاص الخاص مرکب

ادویہ گو اپنی ذات میں اثر ضرور رکھتی ہیں۔ لیکن وہی خدا رسیدہ انسانوں کے روحانی اثر سے بہت زیادہ نافع بن جاتی ہیں۔ بلکہ دیکھا گیا ہے۔ کہ ایسے باخدا انسانوں کے ہاتھوں میں خاک بھی کیمیا کا حکم رکھتی ہے ایسے ہی لوگوں کے متعلق کسی نے کہا کہ ع آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند:۔

حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو کون نہیں جانتا۔ آپ ان باکمال شخصیتوں میں سے تھے جنہیں مادرِ گیتی شاذ ہی پیدا کرتی ہے۔ علم طب کو بجا طور پر فخر ہے۔ کہ اسے اس پایہ کے طبیب نے نوازا۔ اور یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں۔ کہ جہاں آپ جسمانی طبابت میں یکتا تھے۔ وہاں رُوحانی طبیب ہونے کے لحاظ سے بھی آپ کا پایہ بہت بلند تھا۔ اٹھرا کی بیماری کا نسخہ آپ نے خاص الٰہی تصرف کے ماتحت رقم فرمایا۔ چنانچہ ہم نے اس کے فوائد اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کئے اس کا استعمال ہر طبیعت کے لئے مفید ثابت ہوا۔ ہم نے حضور کا نسخہ "اکسیر اٹھرا" کے نام سے تیار کیا ہے جن مستورات کو اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط کے مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے بچپن میں آغوشِ مادر سے جُدا ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے "اکسیر اٹھرا" لاثانی دوا ہے۔ یہ گولیاں محنت کے ساتھ اور عمدہ خالص اجزاء سے تیار کی جاتی ہیں۔ ان میں ایرانی زعفران درجہ اوّل اور مشک تاتار درجہ اوّل ڈالا جاتا ہے۔ ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس طرح کے اعلیٰ اور عمدہ اجزاء سے تیار شدہ گولیاں اتنی ارزاں قیمت پر ہرگز کہیں سے نہیں ملیں گی۔ دُنیا میں اولاد ہی نعمت ہے۔ جو لوگ اس سے محروم ہیں۔ انہیں اس دوائی سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ قیمت مکمل کورس بیس۲۰ روپے:۔

ملنے کا پتہ

## طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان دارالامان

# ضروری خبریں

## وائسرائے کی پریس کانفرنس

نئی دہلی ۴ جون - آج صبح کونسل ہال میں وائسرائے ہند لارڈ ماونٹ بیٹن نے ایک پریس کانفرنس منعقد کی جس میں آپ نے انتقال اقتدار کے متعلق تازہ برطانوی سکیم کی وضاحت کی۔ آپ نے کہا ہندوستان کی مختلف پارٹیوں کے زعماء سے تبادلہ خیالات کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ موجودہ حالت میں متحدہ ہندوستان کی بنیاد پر کوئی سمجھوتہ ہونا ناممکن ہے اس وجہ سے ملک کی تقسیم کا فیصلہ کیا گیا لیکن یہ تقسیم ملک کے لوگوں کی رائے اور ان کی مرضی کے مطابق ہی ہو سکتی ہے۔

آپ نے کہا موجودہ فسادات اور قتل و غارت کی بناء پر یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ انتقال اقتدار کا جلد مناسب انتظام ہو جانا چاہیے اس وجہ سے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ بہت جلد ہندوستان میں نوآبادیوں کی سی ایک یا دو حکومتیں قائم کر دی جائیں۔ یہ حکومتیں قائم کرنے کے لئے آئندہ دو ماہ کے اندر برطانوی پارلیمنٹ سے ایک بل پاس کرایا جائے گا۔ اگر ملک کے باشندوں نے تقسیم کا فیصلہ کیا۔ تو جلد سے جلد ہندوستان میں دو آزاد اور خود مختار حکومتیں قائم کی جائیں گی۔ مختلف صوبوں کی نئی حد بندی کے لئے جو کمیشن مقرر کئے جائیں گے ان کو مناسب ہدایات دینے کے لئے سیاسی لیڈروں کی ایک سب کمیٹی بنائی جائے گی۔ جس کے صدر خود وائسرائے ہوں گے۔ جن علاقوں میں ریفرنڈم کیا جائے گا وہاں پر ایسے فوجی افسر بھیجے جائیں گے۔ جن کا کسی سیاسی معاملہ سے تعلق نہ ہو۔ اور جو مقامی لوگوں کی زبان کو جانتے ہوں۔ تاکہ وہ پوری طور غیر جانبدار رہ کر عوام کی رائے معلوم کرنے کا انتظام کر سکیں۔ وائسرائے نے ملک کے آئندہ آئین کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ عبوری حکومت کا مصمم ارادہ ہے کہ مستقبل کے لئے جو آئین وضع کئے جائیں ان پر پورے اس کے ساتھ عمل درآمد شروع کرایا جائے

آپ نے اس امر کا یقین دلایا کہ انگریز اب صرف اس وقت تک ہندوستان میں رہیں گے جب تک کہ اہل ملک انہیں یہاں رہنے کے لئے کہیں۔ جونہی ہندوستان نے انگریزوں کو چلے جانے کے لئے کہا۔ وہ ہندوستان سے روانہ ہو جائیں گے۔ آپ نے سکھوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ چونکہ کانگرس کی ایک قرارداد کے ذریعے سکھوں نے تقسیم پنجاب کا مطالبہ کیا تھا۔ اس لئے میں نے اس کا انتظام کر دیا ہے۔ حدود متعین کرنے والا کمیشن اس بات کو مدنظر رکھے گا کہ کن ذرائع سے سکھوں کے مفاد کو زیادہ محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ تبادلہ آبادی کے متعلق آپ نے کہا۔ اس سلسلے میں مقامی افسر اور مقامی لیڈر ہی مناسب قدم اٹھا سکتے ہیں۔

## وزیر ہند کا بیان

لنڈن ۴ جون۔ لارڈ لسٹوویل وزیر ہند نے برطانوی تجاویز کے متعلق کہا یہ تجاویز ہندوستان کے اختلافات کو دور کرنے کا بہترین حل ہیں۔ اگر ضرورت پڑی تو ہندوستان اور پاکستان دونوں کے لئے الگ الگ گورنر جنرل مقرر کر دیئے جائیں گے آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتیں برطانوی کامن ویلتھ کی ممبر رہیں گی۔

## فوجی موٹروں کا رنگ

ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کا تازہ حکم مظہر ہے کہ پبلک سیفٹی ایکٹ کی رو سے کوئی جیپ کار یا دوسری مختلف اقسام کی ملٹری لاریاں وغیرہ اپنے اصلی رنگوں پر نہیں رکھی جا سکتیں۔ بلکہ ان پر حسب ذیل رنگوں میں سے کوئی ایک رنگ ہونا چاہیے۔

(۱) ہلکا سبز (۲) آسمانی (۳) کریم (۴) سفید۔

لدھیانہ ۳ جون۔ لدھیانہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ضلع لدھیانہ میں پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کے اجتماع کو ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اس حکم کے مطابق جلوس نکالنا ہیلمٹ پہننا یا کوئی ہتھیار لے کر چلنا بھی ممنوع ہے

## برطانوی سکیم ایک نظر میں

برطانوی حکومت کی نئی سکیم کی رو سے ہندوستان اور پاکستان کاملاً آزاد و خود مختار ہوں گے۔ پاکستان ڈیفنس کے معاملہ میں بھی بالکل خود مختار ہو گا۔

پنجاب و بنگال کی اسمبلیاں مسلم و غیر مسلم اکثریت والے علاقوں کی بناء پر دو حصوں میں بٹ کر تقسیم کا فیصلہ کریں گی۔ مسلم اکثریت والے پنجابی اضلاع سترہ ہیں۔ مگر آخری حد بندی کا فیصلہ سرحدی کمیشن کریگا۔ اس فیصلہ کی اساس مسلم اکثریت کے متصل علاقے ہوں گے۔ خیال ہے کہ اس طرح مسلم پنجاب کی سرحد دریائے ستلج ہو گا۔ عارضی تقسیم کے مطابق بھی مسلم پنجاب میں ایک کروڑ تیس لاکھ مسلمان۔ تیس لاکھ ہندو اور کوئی اٹھارہ لاکھ سکھ ہوں گے۔ غیر مسلم اکثریت کے پنجاب میں چالیس لاکھ مسلمان ساٹھ لاکھ ہندو اور کوئی بیس لاکھ سکھ ہوں گے۔

مسلمان اکثریت کے بنگال میں دو کروڑ نوے لاکھ مسلمان۔ اور ایک کروڑ بیس لاکھ ہندو ہوں گے۔ آسام کے مسلمان اضلاع کو ملا کر مشرقی پاکستان کی آبادی قریباً پونے پانچ کروڑ ہو گی۔ اس میں مسلمان ساڑھے تین کروڑ۔ اور غیر مسلمان ایک کروڑ ۲۵ لاکھ ہوں گے۔ مغربی پاکستان کی آبادی پونے تین کروڑ ہو گی۔ اس میں مسلمان قریباً دو کروڑ ہوں گے

تقسیم ملک کے بعد ہندوستان اور پاکستان آپس میں اور برطانوی حکومت سے معاہدے کریں گے۔

## عارضی طور پر مسلمان اضلاع

(پنجاب اور بنگال کے مسلم اکثریت کے اضلاع بمطابق مردم شماری ۱۹۴۱ء):

### پنجاب

لاہور ڈویژن: گوجرانوالہ۔ گورداسپور لاہور۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ۔

راولپنڈی ڈویژن: اٹک۔ گجرات جہلم۔ میانوالی۔ راولپنڈی۔ شاہ پور۔

ملتان ڈویژن: ڈیرہ غازیخاں۔ جھنگ لائلپور۔ منٹگمری۔ ملتان۔ مظفر گڑھ

### بنگال

چٹاگانگ ڈویژن: چٹاگانگ۔ نواکھالی۔ ٹپرہ

ڈھاکہ ڈویژن: بکرگنج۔ ڈھاکہ۔ فریدپور۔ میمن سنگھ۔

پریذیڈنسی ڈویژن: جیسور۔ مرشد آباد۔ نادیا

راجشاہی ڈویژن: بوگرہ۔ دیناجپور۔ مالدہ۔ راجشاہی۔ رنگپور۔

## برطانوی سکیم کا خلاصہ

(۱) ۱۶ مئی کی سکیم ختم کر دی گئی ہے

(۲) مسلم اکثریت کے علاقوں کے لئے علیحدہ دستور ساز اسمبلی قائم کی جائے گی۔

(۳) پنجاب اور بنگال کی موجودہ اسمبلیاں مسلم اکثریت کے علاقہ اور باقی ماندہ صوبہ کی بنیاد پر دو حصوں میں تقسیم ہو کر یہ فیصلہ کریں گی کہ یہ صوبے تقسیم کئے جائیں یا نہیں مسلم اکثریت کا فیصلہ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے اعداد کے مطابق ہو گا۔

(۴) یہ تقسیم عارضی ہو گی۔ آخری حد بندی کا فیصلہ ایک کمیشن کرے گا۔ جو گورنر جنرل مقرر کریں گے۔ اور حد بندی مسلم اکثریت کے متصل علاقوں کی بناء پر عمل میں آئے گی۔

(۵) صوبہ سرحد میں موجودہ اسمبلی کے ووٹروں سے (ممبروں سے نہیں) استصواب رائے کیا جائے گا کہ یہ صوبہ پاکستان میں شامل ہو گا یا ہندوستان میں۔ پٹھانستان کی کوئی تجویز نہیں۔ یہ استصواب گورنر جنرل کے ماتحت ہو گا۔

(۶) اگر بنگال تقسیم ہوا تو آسام کے ضلع سلہٹ کو استصواب رائے کے بعد بنگال کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ اور اس کی حد بندی کا کمیشن فیصلہ کرے گا کہ سلہٹ کے علاوہ آسام میں مسلم اکثریت کے کون کون سے متصل علاقے کو بنگال کے ساتھ ملا دیا جائے۔

(۷) تقسیم ہند کے بعد پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں میں ان تمام محکموں کے متعلق جو اس وقت مرکزی حکومت کے ماتحت ہیں سمجھوتہ ہو گا اسی طرح پاکستان اور ہندوستان اور برطانوی حکومت میں سمجھوتہ ہو گا۔

(۸) صوبہ سرحد کے آزاد قبائل سے بھی نئی حکومت یا حکومتیں سمجھوتہ کریں گی

(۹) پارلیمنٹ کے موجودہ اجلاس میں ہی ہندوستان اور پاکستان کو درجہ نوآبادیات کے اختیارات دینے کے لئے قانون منظور کرا دیا جائے گا۔ مگر ان دونوں حکومتوں کو حق ہو گا کہ وہ جب چاہیں کامل آزادی کا اعلان کر دیں۔